بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا راشد الحق سمیع

برمی مسلمانوں کا قتل عام اقوام عالم کی خاموشی اور عالم اسلام کی بے حسی

آج برما روہنگیا مسلمانوں کی حالت زار پر ہر رنگ، نسل اور مذہب کے لوگ ماتم کناں ہیں، ظلم و بربریت کے ہولناک مناظر سوشل میڈیا پر ہر ایک کے سامنے ہے مگر نہ تو عالم اسلام جاگ رہا ہے اور نہ عالم مغرب کو کوئی پرواہ ہے۔ وقتی اظہار ہمدردی، مگر مچھ کے ٹسوے بہانا اور ایک آدھ بیان دے کر جان چھڑانا موجودہ بے ضمیر سیاستدانوں اور اربابِ حل وعقد کا وطیرہ رہا ہے۔ برما کے لوگ کتنی بار آگ میں جھلس گئے، کتنی بار بے گھر ہوئے، کتنی بار سمندر کی لہروں میں غرق ہوئے، مگر اب تک کوئی دیرپا کوشش کوئی لائحہ عمل طے نہ ہوسکا جس سے ان معصوم بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور جوانوں کی دادرسی ہوسکے اور آئندہ کیلئے وہ آرام و چین کی زندگی گزار سکیں۔ آج برما پر لکھنے کیلئے دوبارہ عزم کیا تو پرانی تحریر یاد آ گئی تحریر پر نظر دوڑانے کے بعد خیال آیا کہ پانچ سال قبل جن خدشات کا اظہار کیا تھا آج بھی تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے اور پانچ سال بعد بھی روہنگیا میں وہی حالات بدستور بد سے بدتر ہوگئے ہیں۔ لہٰذا مزید زخم کریدنے اور خامہ فرسائی و آنسو بہانے کے بجائے وہی پرانے داغ دل نذر قارئین ہیں......

میرے ساتھ چلنے والے تجھے کیا ملا سفر میں
وہی دُکھ بھری زمین ہے وہی غم کا آسماں ہے

کرہ ارض پر بدقسمت مسلمان کسی ٹوٹی تسبیح کے بکھرے دانوں کی طرح تتر بتر پڑے ہوئے ہیں اور عالم کفران پر کئی دہائیوں سے ظلم وستم کے ہنر آزما رہا ہے۔ آج کے اس بدقسمت ستم ایجاد عہد میں انسانوں، جانوروں اور حتیٰ کہ حشرات الارض، نباتات، جمادات، جنگلوں، سمندروں اور پہاڑوں تک کے حقوق ہیں اور انہیں تحفظ حاصل ہے لیکن مسلمان نامی کسی بھی شخص کو یہ حقوق حاصل

نہیں۔ یہی بدقسمت مسلمان برما میں بھی کئی عشروں سے ہر روز سسک سسک کر جیتا اور مر رہا ہے، اراکان کے مسلمانوں پر گزشتہ کئی سالوں سے جان بوجھ کر قیامت بپا کرائی گئی ہے اور وہاں کی فاشسٹ فوجی آمر حکومت اور بدھسٹ اکثریت کے غنڈے مسلمانوں کی بستیوں کی بستیاں زندہ جلا رہے ہیں۔ تلواروں اور نیزوں سے ان کے جسم کے ٹکڑے بنا رہے ہیں، نوے ہزار کے قریب کو پابند سلاسل کردیا گیا ہے اور لاکھوں کو زبردستی جلاوطنی پر مجبور کردیا گیا ہے (اور جنہیں برادر ملک بنگلہ دیش قبول کرنے کو بھی تیار نہیں) یہ سب ظلم و عدوان برمی مسلمانوں کو ناکردہ گناہوں اور بے یارومددگار ہونے کی وجہ سے ان پر ڈھایا جارہا ہے اور اس بات کی سزا وقت کے فراعنہ انہیں دے رہے ہیں کہ وہ بت کدوں اور ظلمت کدوں میں گھرے کفرستان (برما، اراکان) میں توحید کے ترانے پر کیوں قائم ہیں؟ اور اسلام کے لٹے پٹے قافلہ سخت جاں کے آج تک کیوں امین بنے ہوئے ہیں؟ کہ

ع اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں

یہاں قابل مذمت امر یہ ہے کہ برما کے مسلمانوں کے اس قتل عام پر اقوام متحدہ، انسانی حقوق کے تمام ادارے خصوصاً ایمنسٹی انٹرنیشنل، امریکہ، مغربی ممالک اور یورپی ذرائع ابلاغ خبر کی حد تک تو متحرک ہوتے ہیں مگر عملی طور پر کوئی اقدام نہ دارد، اور خصوصاً پاکستانی میڈیا نے بھی چپ سادھ لی ہوئی ہے، معمولی سے واقعات پر زمین وآسمان ایک کردیتے ہیں مگر عالم اسلام کے ایک بڑے حصے میں بپا قیامت کے مظالم سے دنیا کو آگاہ کرنے کیلئے اس کے پاس کوئی وقت نہیں۔ مسلمانوں کی نام نہاد تنظیم او آئی سی بھی اس درندگی پر کسی مقدس مزار کی مانند خاموش اور گنگ بنی بیٹھی ہے۔

پاکستان کی لولی لنگڑی اور غلام وزارت خارجہ اپنی روایتی نااہلی اور بے حسی کا مظاہرہ کررہی ہے، اگر حکومت پاکستان دوست ملک چین کی توجہ اس ظلم و بربریت کے خلاف مبذول کرائے تو برما جو چین کا بغل بچہ ہے اسے چین آنکھیں دکھا سکتا ہے، لیکن یہ سب کچھ کون کرے گا؟ برما کے مسلمانوں کے گھروں کی آگ کی تپش یہاں کے سنگدل اور سنگلاخ سیاست دانوں اور بیوروکریٹس (جو یخ بستہ دفتروں میں بیٹھ کر ان کے دل ودماغ بھی یخ بستہ ہوگئے ہیں) محسوس نہیں کرتے ان میں دینی غیرت کی چنگاریاں اب جلائے نہیں جلتیں۔ افسوس صد افسوس! عالم اسلام کی بے حسی پر کہ سالوں سال خون مسلم کی ارزانی پر انہیں کچھ سنائی اور کچھ سجھائی نہیں دے رہا۔

بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے
مسلماں نہیں راکھ کا ڈھیر ہے